89

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۲۵ صفر ۱۳۹۱ھ، ۲۲ شہادت ۱۳۵۰ ہش، ۲۲ اپریل ۱۹۷۱ء	نمبر ۹۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۰ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی ۲۰ ماہ شہادت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی عام طبیعت بہتر ہے نقرس کی تکلیف میں بھی افاقہ ہے لیکن ابھی مکمل طور پر آرام نہیں آیا۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۲۱ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو گزشتہ رات پچھلے پہر سر میں درد کی تکلیف ہو گئی تھی۔ آج صبح ساڑھے آٹھ بجے سے درد میں بفضلہ تعالیٰ افاقہ شروع ہو گیا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو ہر طرح صحت و عافیت سے رکھے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے آمین۔

ربوہ ۲۱ شہادت۔ محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی و مغربی افریقہ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب جماعت دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

برادرم مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ مقامی سابق قائد خدام الاحمدیہ ضلع ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ دوسری بار ان کا سول ہسپتال راجن پور میں پاؤں کا آپریشن کرایا گیا ہے۔ تکلیف زیادہ ہے جو بعض اوقات ناقابل برداشت بھی ہو جاتی ہے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(افضال احمد عنایت منزل
راجن پور)

ایک اور واقفِ ٹیچر نائیجیریا پہنچ گئے

لیگوس سے مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ہمارے واقف ٹیچر مکرم محمد اسماعیل صاحب وسیم ابن محترم میاں محمد ابراہیم صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۴ر اپریل کو نائیجیریا بخیریت پہنچ گئے ہیں الحمد للہ وہاں وہ ایک ہائر سیکنڈری سکول کا چارج لیں گے یہ سکول مارچ ۷۱ء میں کھل چکا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کا حامی و ناصر ہو۔ اور ان کو بیش از بیش اہلِ افریقہ کی خدمت کی توفیق بخشتے ہوئے ان کے کام میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے اور امامِ وقت کا جلسہ پروگرام مکمل ہو۔ آمین۔

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں
۲ احاطہ پرائیویٹ سیکرٹری

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ بات خوب ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ ایک نہ ایک دن دُنیا اور اسکی لذّتوں کو چھوڑنا ہے

پھر کیوں نہ انسان اس وقت سے پہلے ہی ان لذّات کے ناجائز طریقِ حصول کو چھوڑ دے

"میں یہ بھی بتلا دینا چاہتا ہوں کہ استقامت جس پر میں نے ذکر چھیڑا تھا وہی ہے جس کو صوفی لوگ اپنی اصطلاح میں فنا کہتے ہیں اور اھدنا الصراط المستقیم کے معنی بھی فنا ہی کے کرتے ہیں۔ یعنی روح کے جوش اور ارادے سب کے سب اللہ تعالیٰ کیلئے ہی ہو جائیں اور اپنے جذبات اور نفسانی خواہشیں بالکل مر جائیں۔ بعض انسان جو اللہ تعالیٰ کی خواہش اور ارادے کو اپنے ارادوں اور جوشوں پر مقدم نہیں کرتے وہ اکثر دفعہ دُنیا ہی کے جوشوں اور ارادوں کی ناکامیوں میں اس دُنیا سے اُٹھ جاتے ہیں۔ ہمارے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر کو مقدمات میں بڑی مصروفیت رہتی تھی اور ان میں وہ یہاں تک منہمک اور محو رہتے تھے کہ آخر ان ناکامیوں نے ان کی صحت پر اثر ڈالا اور وہ انتقال کر گئے اور بھی بہت سے لوگ دیکھے ہیں جو اپنے ارادوں کو خدا پر مقدم کرتے ہیں۔ آخر کار اس تقدیم ہوائے نفس میں بھی وہ کامیاب نہیں ہوتے اور بجائے فائدہ کے نقصانِ عظیم اٹھاتے ہیں۔ اسلام پر غور کرو گے تو معلوم ہوگا کہ ناکامی صرف جھوٹے ہونے کی وجہ سے پیش آتی ہے۔ جب خدائے تعالیٰ کی طرف سے التفات کم ہو جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوتا ہے جو اس کو نامراد اور ناکام بنا دیتا ہے۔ خصوصاً ان لوگوں کو جو بصیرت رکھتے ہیں جب وہ دُنیا کے مقاصد کی طرف اپنے تمام جوش اور ارادے کے ساتھ جُھک جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو نامراد کر دیتا ہے۔ لیکن سعیدوں کو وہ پاک اصول پیش نظر رہتا ہے جو احساس موت کا اصُول ہے وہ خیال کرتا ہے کہ جس طرح ماں باپ کا انتقال ہو گیا ہے یا جس طرح پر اور کوئی بزرگ خاندان فوت ہو گیا ہے اسی طرح پر مجھ کو ایک دن مرنا ہے اور بعض اوقات اپنی عمر پر خیال کر کے کہ بڑھاپا آگیا اور موت کے دن قریب آ گئے ہیں خدائے تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے..... غرض یہ بات خوب ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ آخر ایک نہ ایک دن دُنیا اور اس کی لذّتوں کو چھوڑنا ہے تو پھر کیوں نہ انسان اس وقت سے پہلے ہی ان لذّات کے ناجائز طریق حصول چھوڑ دے۔ موت نے بڑے بڑے راستبازوں اور مقبولوں کو نہیں چھوڑا۔ اور وہ نوجوانوں یا بڑے سے بڑے دولت مند اور بزرگ کی پرواہ نہیں کرتی۔ پھر تم کو کیوں چھوڑنے لگی۔ پس دُنیا اور اس کی راحتوں کو زندگی کے منجملہ اسباب سے سمجھو اور خدا تعالیٰ کی عبادت کا ذریعہ۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۸-۱۹-۲۰)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ شہادت ۱۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انا الموجود

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل اس لئے دی ہے کہ وہ عقل سے اچھے برے کی شناخت کر سکے مگر عقل انسان کی اچھے برے کی شناخت میں صرف ایک حد تک ہی رہنمائی کرتی ہے مثلاً جو بات انسان کے تجربہ میں آچکی ہے اور اس کو معلوم ہے کہ بکائن کا پھل کڑوا ہوتا ہے یا وہ اپنی آنکھ سے دیکھتا ہے کہ اس راستہ میں کنواں ہے جس میں انسان گر سکتا ہے تو وہ ہر دو صورتوں میں بکائن کا پھل کھانے اور اس راستہ پر چلنے سے گریز کرتا ہے اگر بات یہیں تک ہو کہ ہم عقل سے ہر چیز کے حسن و قبح مفید اور غیر مفید خواص کو معلوم کر لیا کریں تو انسان کو زندگی گذارنے میں کوئی دقت نہ پیش آئے مگر حقیقت یہ ہے کہ زندگی کا راستہ اتنا صاف نہیں ہے کہ محض ظاہری حواس سے ہم حسن و قبح میں امتیاز کر لیں بہت سے ایسے کام ہیں کہ جو بظاہر اچھے معلوم ہوتے ہیں مگر حقیقت میں خطرناک ثابت ہوتے ہیں۔ انگریزوں میں ضرب المثل ہے کہ وہ چیز جو چمکتی ہے ضروری نہیں کہ سونا ہو۔ غالب نے کہا ہے کہ ؎

ہیں ستارے کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکا یہ بازیگر کھلا

انسان بت پرستی اس لئے کرتا ہے کہ بعض دھوکا دینے والے لوگوں نے پتھر یا لکڑی کے بتوں میں ایسی حکمت عملی کی ہوئی ہے کہ عام لوگ اس کو دیوی یا دیوتا مان لیتا ہے اور اس کی پوجا کرتا ہے زندگی کا کاروبار اتنا پیچ در پیچ اور باریک در باریک ہے کہ کوئی انسان محض عقل سے معلوم نہیں کر سکتا کہ کونسا کام اس کے لئے مفید ہے اور کونسا کام غیر مفید ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ نفس امارہ انسان کو برائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اگرچہ اس کام کا نتیجہ فوری طور پر سامنے نہیں آتا ہے مگر بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ یہ برا کام تھا۔ بعض ایسے کام ہیں کہ اگر عقل کی رہنمائی نہ کی جائے تو وہ کبھی نہیں جان سکتی کہ اس نے جو کام کیا ہے وہ دراصل زہر کا حکم رکھتا ہے مذہب میں ایسے کاموں کو گناہ کہتے ہیں بہت سے لوگ ظلم سے دوسروں کے حقوق غصب کر لیتے ہیں وہ اس فائدہ کو جو ظلم کی وجہ سے انہیں حاصل ہوتا ہے برا نہیں سمجھتے۔ مگر غیر معلوم طور پر ان کے لئے فی الآخر سخت نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ جو شخص متواتر دوسروں پر ظلم کرتا ہے آخر ایسے شخص سے لوگ نفرت کرنے لگتے ہیں اور اسی زندگی میں انکو ظلم کی سزا مل جاتی ہے مگر بعض کام ایسے ہیں کہ انسان کو بظاہر اس زندگی میں سزا نہیں اور وہ ظلم اور بے انصافی کے کاموں میں مگن ہو جاتے ہیں اور اگر سزا ملتی بھی ہے تو اس کو محسوس نہیں کرتے۔ اس لئے وہ برائی میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ ایسے گناہ سے بچنے کے لئے عقل ان کی رہنمائی نہیں کرتی اسلئے ضروری ہے کہ انسانی زندگی کا خالق جو انسانی فطرت کی ذرا ذرا سی حرکت کے نتائج کو جانتا ہے۔ ہماری رہنمائی کرے۔

یہ رہنمائی ہمیں اسی وقت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ جب ہم کو زندگی کے خالق پر پورا ایمان ہو۔ ہمیں حق الیقین ہے کہ کوئی وراء الوراء ہستی ایسی ہے جو اس پرحکمت کارخانہ کو چلا رہا ہے جس کو ذرا ذرا پر کامل اعتبار ہے۔ جب اللہ تعالیٰ پر حق الیقین ہو جائے تو ہم اس کی ہدایات پر بے چون و چرا عمل کرتے ہیں اور گناہ سے بچتے ہیں جو ہم کو اسفل سافلین میں گرا دیتا ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ خالق ارض و سما قادر مطلق خدا کے وجود پر حق الیقین پیدا کیا جائے حقیقت یہ ہے کہ جبتک *

* کسی بات پر حق الیقین نہ ہو انسان کرنے کا خیال ہی نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ اس نے اپنے آپ پر حق الیقین پیدا کرنیکا طریق بھی ہم کو بتلایا ہے اور وہ خود انا الموجود کہکر ہم کو اپنی طرف بلاتا ہے۔

ربوہ
ایک (غیر احمدی کے تاثرات)

بیاباں میں۔ لب جو۔ چند انسانوں کی بستی ہے
جہاں اللہ کی رحمت عام ہے۔ ہر جا برستی ہے
جہاں کمیاب جنسِ نورِ ایماں اتنی سستی ہے
ہر اک سینہ منوّر ہے ہر اک گھر حق پرستی ہے

گماں ہوتا ہے یاں ہر فرد پر ماں باپ جائے کا
یہاں کھاتا نہیں کوئی بھی حق اپنے پرائے کا
یہاں جھگڑا نہیں آپس میں گھوڑے بیل گائے کا
یہاں ملتا نہیں کوئی گواہ جھوٹا کرائے کا

یہاں پر چند سکوں کے عوض عزت نہیں بکتی
یہاں فتوے نہیں بکتے۔ یہاں حرمت نہیں بکتی
شکم کے واسطے ایمان کی دولت نہیں بکتی
یہاں سائل نہیں کوئی۔ یہاں غیرت نہیں بکتی

خصوصی فیض ہے کنعانِ ربوہ کے حسینوں پر
دمکتے ہیں نشاں سجدوں کے یاں روشن جبینوں پہ
اترتی ہے سدا بارانِ رحمت پاک سینوں پر
الٰہی رحم فرما ایسی بستی کے مکینوں پہ

فضا میں ہر طرف اللہ اکبر کی ندائیں ہیں
سحر دم ہر گھروندے سے تلاوت کی صدائیں ہیں
شفاخانے ہیں۔ لنگر ہیں۔ دوائیں ہیں۔ دعائیں ہیں
یہاں سینما نہیں ہیں۔ مسجدیں ہیں درسگاہیں ہیں

یہاں انساں مئے توحید سے سرشار رہتے ہیں
سراپا رند ہیں۔ تقوے ہیں۔ شب بیدار رہتے ہیں
فرشتوں کی طرح بے لوث کم آزار رہتے ہیں
خدا جانے مگر کیوں شیخ جی بیزار رہتے ہیں

یہ بے دینوں کا قریہ ہے؟ یہاں کفار رہتے ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک عظیم الشان احسان

(تقریر حضرت سیدہ مہر آپا مدظلہا العالی بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء)

جماعت احمدیہ کے ۷۹ ویں جلسہ سالانہ (مستورات) کے موقع پر مورخہ ۲۸ دسمبر کو حضرت سیدہ مہر آپا مدظلہا العالی نے مندرجہ بالا موضوع پر جو اہم تقریر فرمائی تھی۔ اس کا مکمل متن قارئین کے استفادہ کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ہمارے اس جلسہ کا آخری دن ہے حسب معمول آپ مہمانوں کی اکثریت ہمیں اُداس چھوڑ کر آج واپس اپنے ٹھکانوں پر چلی جائے گی۔ جس مقصد کے حصول کے لئے آپ نے یہ سفر اختیار کیا ہے۔ خدا کرے! یہ عظیم مقصد ہمیشہ آپ کے سامنے رہے اور آپ اس مقصد کی خیر و برکت سے ہمیشہ نوازی جائیں۔ (دعا ہے) اللہ تعالیٰ اس سفر و حضر میں آپ سب کے ساتھ ہو اور آپ بخیریت تمام واپس پہنچیں۔ آمین۔

ہزاروں درود وسلام میرے حبیب اور میرے اس محسن پر جس نے ہمیں زندہ خدا دکھایا۔ اس حبیب علیہ السلام کے کتنے ہی ان گنت اور عظیم احسانات ہیں اس جماعت پر جن کا حساب جن کا شمار ناممکن ہے۔

لیکن حضور علیہ السلام نے ہمیں جو دُعا کا گر سکھایا ہے یہ ایک ایسا احسان عظیم ہے کہ ہم اس پر جس قدر شکر کریں کم ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل کوئی نہیں جانتا تھا۔ کہ دُعا کی حقیقت کیا ہے؟ حتیٰ کہ خواص بھی دعا کی اہمیّت اور اس کی تاثیرات سے ناواقف تھے

لیکن! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جو خدا پہلے زندہ تھا اور بولتا تھا۔ وہ اب بھی زندہ ہے اور بولتا ہے وہ اپنے ان بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے جو اس کے وجود اور اس توحید پر کامل ایمان رکھتے ہیں اور اس کے احکام پر چلتے ہیں۔

آپ کی بعثت سے قبل یہ کمزور نحیف و نزار اُمت گھٹا ٹوپ اندھیریوں میں ٹھوکریں کھاتی پھر رہی تھی۔ غم والم اور درد وکرب کی کیفیت یک و تنہا اپنے دکھ درد کے ساتھ دوچار تھی۔ اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ خدا ہے۔ خدا جو زمین و آسمان اور تمام ترکائنات کا خدا ہے وہ موجود ہے۔ اس زندہ خدا تک رسائی نہ تھی۔ خالق و مخلوق کے درمیان ایسے پردے حائل تھے۔ کہ ضعیف مخلوق دُور ہی دور بھٹکتی پھر رہی تھی۔

اور پھر اس کمزور اور توہمات سے لتھڑی ہوئی اُمّت پر اُس میرے حبیب خدا نما نے اس پہ ہزاروں سلام، کتنا بڑا احسان فرمایا۔ کہ اس مغموم و مہجور اور بے سہارا، ٹھوکریں کھاتی ہوئی امت کا ہاتھ پکڑا اور اُسے خالق و مخلوق کے درمیان باہم تعلق و ربط کی راہیں بتائیں۔ ایسی راہیں جن سے خالق و مخلوق کے درمیان جو آہنی پردے حائل تھے۔ وہ آنِ واحد میں سرک گئے۔ اور اس امت نے حقیقی اور زندہ معبود کا چہرہ دیکھ لیا۔

آئیے دیکھیں عبد و معبود کے درمیان تعلق و ربط کی۔ وہ کونسی راہیں تھیں؟ جن کی نشان دہی اس عاشق خدا اور عاشقِ رسولؐ کی۔ جنہیں استوار کر کے ہم نے معبودِ حقیقی کو پالیا۔ جن سے وہ گھٹا ٹوپ اندھیرے چھٹ گئے۔ سارے سہارے مل گئے۔ کوئی غم غم نہ رہا۔ کوئی دکھ، دکھ نہ رہا اور تنہائیاں، تنہائیاں نہ رہیں۔ درد وکرب کی تمام کیفیتیں یکسر ختم ہوگئیں۔

خالق و مخلوق کے تعلق و ربط کی راہیں کونسی ہیں؟ وہ راہیں دعا اور ذکر الٰہی ہے جو کہ مذہب کی جان اور اسلام و احمدیت کی روحِ رواں ہے۔ دعا اور مسلسل دعا، قرب الٰہی کا ذریعہ ہے اور یہی وہ واحد گُر ہماری ہر قسم کی ترقیات کا وسیلہ ہے۔ اور یہی وہ سنہرا ہتھیار ہے جسے سنبھال کر ہم زندگی کے کسی شعبہ میں ناکام نہیں رہ سکتے۔ اور پھر یہی وہ کامل ہتھیار ہے جسے استعمال کر کے ہم اگلے جہاں میں بھی سرفرازی و سرخروئی حاصل کر سکتے ہیں۔

یہ گُر ہمیں کس نے سکھایا؟ یہ عظیم الشان احسان ہم پر کس نے فرمایا؟ یہ عظیم الشان احسان ہم پر ہمارے حبیب و آقا سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی اس امّت پر فرمایا۔ ہزاروں رحمتیں اور سلام اس محسن پر دُعا اور ذکر الٰہی کے ہتھیار ہی کی قوّت تھی۔ جس کی بناء پر موجودہ زمانہ کے ہادی و مُرسل اور خدا نما نے مخالفت کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں چار دانگ عالم میں کامل یقین و ایمان کے ساتھ یہ اعلان فرمایا:۔

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا بیج ہو۔ جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے یہ بیج بڑھے گا اور پھُولے گا۔ اور ہر ایک طرف اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک، وہ جو خدا کی بات پر یقین رکھے۔ اور درمیان میں آنیوالے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے کہ خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوے بیعت میں صادق ہے؟ اور کون کاذب؟ مگر وہ سب لوگ جو آخر تک صبر کریں گے وہ آخر! فتح یاب ہوں گے۔ اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔"

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس صادق القول محبوبِ خدا کا اعلان بمع اپنے دعوے کے کس قدر حقیقت پر مبنی تھا؟ بظاہر اصولی طور پر دنیاوی لحاظ سے اسباب و ذرائع قطعی طور پر خلاف تھے۔ لیکن وہ مضطربانہ دُعائیں تھیں۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے رشتہ کو مضبوط تر بنا کر زندہ خدا کی چہرہ نمائی کروا رکھی تھی۔

ہاں یہ دُعائیں بھی اُسی طرح کی مضطربانہ دُعائیں تھیں۔ جن کا مظاہرہ اور مشاہدہ عرب کے بیابانوں میں ہوا۔ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔ پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے۔ اور اس رُبع مسکون پر ایسا انقلاب پیدا ہوا۔ جس کی نظیر ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔

وہ دعائیں ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں۔ جنہوں نے دنیا میں ایک زلزلہ پیدا کر دیا اور یہ اُسی گریہ و آہ و فغاں کا ہی کمال تھا کہ اس فانی فی اللہ کے وجود سے وہ! وہ! عجائبات ظہور میں آئے۔ جن کے متعلق کوتاہ بین انسان یہ سمجھنے اور تصور کرنے سے بھی قاصر تھا۔ کہ یہ عجائبات اُس وجود سے ظہور میں آ سکتے ہیں؟

یہ سب کیا تھا؟ یہ انہی اندھیری راتوں کی گریہ وزاری کی تاثیر تھی جو آب و آتش کی تاثیر سے کہیں بڑھ کر ہے اور حق بات یہ ہے کہ اسباب طبعیہ بھی اپنے اندر وہ تاثیر نہیں رکھتے جو تاثیر دعا میں ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

ہم کس قدر خوش قسمت ہیں؟ کہ ہم نے وہ زمانہ پایا۔ جس میں ایک ہادی نے پھر اسی ساز پر وہی راگ چھیڑا۔ جس کی مُدھر تانوں سے دُنیا میں پھر سے اک انقلاب برپا ہوگیا۔ اور ہر ایک نے اپنے نے بیگانے نے عینی مشاہدہ کیا۔ چنانچہ سعید روحیں آگے بڑھیں اور انہوں نے وہ ساز سنبھالے اور ان پہ حمد و ثنا اور ذکر الٰہی کے حسین نغمے الاپ کر اپنے خدا کے تعلق کو اس قدر مضبوط کیا۔ کہ دُنیا کے ہر قسم کے دھندوں سے بے گانہ و بے پرواہ ہو کر مخلصی پا گئے۔

انہوں نے اپنے لئے نقط اسی ہتھیار۔ اسی ساز کو سنبھال کر اپنے چاروں اور سرور ہی سرور پیدا کر لیا۔ وہ سرور و سکون، اور وہ اطمینان جو انکے دونوں جہان کے لئے تھا۔

کتنا بڑا؟ اور عظیم الشان احسان ہے اس محبوبِ خدا عاشقِ رسول سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جس نے ہمیں دُعا اور پھر دُعا کا سُنہرا ہتھیار سونپ کر ہمیں شرک سے نجات دلائی۔ اور ہمیں ہر قسم کے دُکھ درد سے بیگانہ کر کے ایک لازوال سہارے سے ہمیں روشناس کروا دیا۔

ہزاروں رحمتیں اور درود و سلام آپ پر اور آپ کے عام خلفاء پر جو اسی سعی پیہم پر رواں دواں رہے اور رواں دواں ہیں نئی زمانہ دعا یا ذکر الٰہی کے متعلق اک عجیب سی غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ مثلاً بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ذکر الٰہی کے لئے ضروری ہے کہ وہ تارک الدنیا ہو جائے۔ یعنی بالفاظ دیگر ایسا کرنا مشکلات کی زندگی سے گریز اور فرار کی راہ اختیار کرنا ہے۔ یا پھر کچھ ایسے بھی ہیں جو عبادت کے پردہ میں دنیاوی مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

اس قسم کی عبادتیں یا دُعائیں قابلِ اعتراض اور ناقص ہیں۔ حقیقی عبادت یہی ہے کہ انسان دنیا میں رہتے ہوئے تمام دُنیاوی ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہوئے پھر دُعاؤں میں مصروف رہے۔ اصل عبادت یہی ہے اور یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کے عین مطابق ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس قسم کی دُعا اور ذکر الٰہی سے منع فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اسلام نے رہبانیت سے منع فرمایا ہے۔ یہ بزدلوں کا کام ہے مومن کے تعلقات تو دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں۔ اتنے ہی وہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس کا نصب العین

دین ہوتا ہے اور دنیا اور اس کا مال و جاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔"
(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۹۱)

اسی طرح ایک اور گروہ ہے جس کا ایمان یہ ہے کہ دُعا محض عبث ہے۔ کوئی ضروری نہیں کہ دُعا اپنی معیّن شرائط کے ساتھ کی جائے۔ اصل دعا یا ذکرِ الٰہی کا تعلق تو دل سے ہے اور حق بات یہ ہے کہ ایسے لوگ دہریت کے شکار ہوتے ہیں وہ دل سے خدا پر ایمان نہیں رکھتے۔ اگر وہ اس یقین پر قائم ہوتے کہ واقعی ایک حیّ قیوم خدا موجود ہے اور دنیا کی ہر چیز پر اسی کا کامل تصرف ہے وہ ہماری عبادتوں کو دیکھتا ہے ہماری دُعاؤں کو سُنتا اور قبول کرتا ہے تو ہرگز اس قسم کے باغیانہ خیالات ان میں پیدا ہی نہ ہوتے۔

لاریب! اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ ایسی دعا جو اپنی تمام تر شرائط کے ساتھ ہو اس کے بغیر خدا تعالیٰ کی نصرت و تائید حاصل نہیں ہو سکتی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کے موضوع پر تفصیلی بحث کی ہے۔ قرآن کریم میں آیت قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ (فرقان) وضاحت کرتی ہے کہ جب تک تم دُعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط نہیں کرو گے اور اس کی قدرت و طاقت کو جذب نہیں کرو گے اس وقت تک اللہ تعالیٰ تمہاری مدد نہیں کرے گا۔

پھر ایک گروہ ایسا بھی ہے جو دعا تو ضرور کرتا ہے ذکرِ الٰہی کرتا ہے۔ لیکن وہ شاکی ہوتا ہے کہ دُعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر وہ اس قول پر آ جاتا ہے کہ دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ جو ہونا ہوتا ہے وہ آخر ہو ہی جاتا ہے۔ لیکن میرے عزیز و محترم! یہ اس کی خدا تعالیٰ پر محض بدظنی ہے۔ دعائیں تو وہی قبولیت کا شرف پاتی ہیں۔ جو اپنی تمام تر شرائط کے ساتھ مانگی جائیں وہ شرائط کیا ہیں؟ وہ شرائط تقویٰ و طہارت ہے۔ راست گوئی اور کامل یقین ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے کامل محبت۔ کامل توجہ اور صبر و استقلال ہے۔

دُعاؤں کی قبولیت صرف تضرّع ہی کو نہیں چاہتی بلکہ تضرع اور خشوع و خضوع کے ساتھ مذکورہ شرائط کا ہونا لازمی ہے۔ ان مذکورہ شرائط میں سے کسی ایک شرط کی کمی یقیناً ناکامی کی دلیل ہے۔

نہ صرف یہی بلکہ یہ بھی ہے کہ جو شخص اپنے لئے دعا کرتا ہے یا جس کے لئے دعا کی گئی ہے۔ اسی کی دُنیا اور آخرت کے لئے اس کا حصول خلافِ مصلحتِ الٰہی بھی نہ ہو۔ کیونکہ بعض اوقات مطلوبہ چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سائل کے مفاد کے خلاف ہوتی ہے۔ اس میں خیر و برکت نہیں ہوتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ جو بے حد رحیم و کریم ہے جو اپنے بندے کے لئے ہمیشہ بھلائی چاہتا ہے۔ ایسی دعائیں کیسے سُنے گا۔

دیکھئے! ایک بچہ اپنی ناسمجھی سے آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں سے اگر کھیلنا چاہے گا۔ یا وہ اس بات پر ضد کرے گا کہ اُسے سانپ پکڑنے دیا جائے۔ تو کیا ماں یہ برداشت کرے گی۔ کہ وہ اپنے بچے کی ان دونوں باتوں میں سے کوئی ایک بھی مانے؟

اللہ تعالیٰ کا سلوک اپنے بندے سے اُس رحیم ماں سے بہت بڑھ کر ہے وہ عالم الغیب ہستی کیونکہ ہماری ان دُعاؤں کو جو ہمارے لئے مضرت رساں ہیں قبول کرے گی۔

دعا کا عنوان نہایت لطیف اور نازک عنوان ہے۔ دراصل ہم بندے آداب دعا سے ناواقف محض ہیں۔ دعا کے ان طریقوں سے ہی واقف نہیں۔ جو قبولیت دُعا کی شرط ہیں دعا کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ دعا کرنے والا صبر و استقلال سے کام لے۔ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جائے۔ کیونکہ بعض اوقات دعا کی قبولیت میں چند لمحات ہی باقی رہ جاتے ہیں۔ کہ کمزور انسان صبر و استقامت کے دامن کو چھوڑ بیٹھتا ہے اور اپنی التجاؤں کے تسلسل کو توڑ دیتا ہے جس سے اُسے ناکامی سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اور اس قسم کی تمام لغزشیں اور کمزوریاں۔ مومن کی شان کے خلاف ہیں۔ اور ہمارا کام یہ ہے کہ ہم مذکورہ شرائط کے ساتھ ڈھیٹ سائل کی طرح اپنا سوال اپنی التجا برابر جاری رکھیں۔ اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ کا حکم غالب ہے۔ مانگنا ہمارا کام ہے قبولیت خدا تعالیٰ کا کام ہے۔

ہم ابتلاؤں سے گھبرا جاتے ہیں۔ اور ابتلا ہی دراصل دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور ان کے اثر کا ذریعہ ہیں۔ اور حق بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی شناخت و پہچان ان دعاؤں کے ذریعہ ہوتی ہے۔ دُعاؤں کی قبولیت سے زندہ خدا پر یقین پیدا ہوتا ہے۔ جیسے فرمایا:۔ أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بیقراروں کی دُعا سنتا ہے۔ اب دیکھئے! خدا تعالیٰ نے اپنے کلام میں کس خوبصورتی سے دُعا کی قبولیت کو اپنی ہستی کی علامت ٹھہرایا۔

اگر بالفرض ہمارے نقطہ نگاہ سے ہماری مطلوبہ دُعا قبول نہیں ہوتی۔ تو یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ دعا ضائع نہیں گئی۔ اس میں ہمارے لئے مصلحت ہے اور اب اس کے عوض میں اللہ تعالیٰ کوئی اور دعا قبول فرمائے گا جو ہمارے لئے زیادہ بہتر ہو گی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلسل اور شرائط کے ساتھ دعا کے سلسلہ میں فرمایا۔ مبارک وہ قیدی جو دعا کرنے میں تھکتے نہیں۔ کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سُست نہیں ہوتے۔ کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں۔ کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔

مبارک تم جب کہ دعا کرتے ہو تو کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے۔ اور تمہیں بیتاب و دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جائے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں۔ نہایت رحیم و کریم۔ صادق و وفادار ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ۔.... پورے صدق و وفا سے دعا کرو۔ کہ تم پر وہ رحم فرمائے گا۔

دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے۔ اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ الوہیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کی ظل وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھائی ہے روح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وہ خدا کے لئے ہر ایک مصیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مستعدی ظاہر کرتی ہے۔ اس کا رکوع کرنا یہ ہے کہ وہ تمام محبتوں اور تعلقوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جھک جاتی ہے۔ اور خدا کے لئے ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو ناپسند کرتا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَلَا تُسْرِفُوا۔ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ۔ (الانعام)

ترجمہ:۔ (اے مومنو!) فضول خرچی نہ کیا کرو کیونکہ فضول خرچی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاجر حضرات کے لئے قُربِ الٰہی کے مواقع

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

(۱) "اگر ہر شخص (تاجر) یہ عہد کرے کہ میں ہفتہ کے پہلے دن پہلا سودا خدا تعالیٰ کے نام پر کروں گا تو ہر ہفتہ کے دن اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہو گی کہ دیکھو آج خدا تعالیٰ کے سودے کے لئے دس روپے کا گاہک آتا ہے یا دو پیسے کا گاہک آتا ہے...... اس کا فرض یہی ہے کہ وہ ہفتہ کے پہلے سودے (گاہک) کا منافع مساجد (ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے دے دیا کرے۔"

(۲) "یہ ایک اس قسم کا پُر لطف کام ہے کہ بجائے طبیعت پر بوجھ ہونے کے انسان کو اس میں لطف آتا ہے اور طبائع میں انشراح قائم رہتا ہے...... اب تو تاجر سارا دن بیٹھا رہتا ہے اور اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف کوئی توجہ ہی پیدا نہیں ہوتی لیکن مہینہ (یا ہفتہ) کے پہلے سودے کے لئے وہ ضرور سوچے گا کہ دیکھو آج مجھے کیا ملتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے کتنا ثواب حاصل کرتا ہوں۔ اس طرح قدم بقدم خدا تعالیٰ کے قریب ہوتا چلا جائے گا۔"

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواست دُعا

حسب سابق امسال بھی جماعت کے بہت سے بچے اور بچیاں امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے اور اس تعلیم کو ان کے لئے جماعت اور قوم کے لئے مفید و بابرکت بنائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ

سلطان احمد پیرکوٹی

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ جنہیں جماعت احمدیہ کی تاریخ میں نہایت بلند مقام حاصل ہے ۱۸۵۸ء میں بمقام سیالکوٹ پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان اپنے علاقہ میں خاص امتیاز رکھتا تھا آپ کے والد ماجد چوہدری محمد سلطان صاحب مدۃ العمر سیالکوٹ شہر کی میونسپلٹی کے رکن رہے۔

اس وقت کے دستور کے مطابق آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے محلہ کی مسجد کے مکتب میں حاصل کی اور اس زمانہ کے نصاب کے مطابق آپ نے اس مکتب میں قرآن مجید اور فارسی کی ابتدائی کتب پڑھیں بعد میں پرائیویٹ طور پر آپ نے عربی اور فارسی زبان میں خاص مہارت حاصل کی۔ انگریزی زبان پر بھی آپ کو عبور حاصل تھا۔

آپ کی طبیعت کو کھیل کود کی طرف رغبت نہیں تھی اور آپ اپنے بچپن کی زندگی میں بھی عام لڑکوں کے مجمع اور ٹولیوں میں کبھی نہیں گئے تھے۔ قدرتی طور پر آپ جہیر الصوت اور خوش الحان تھے مسجد میں جب آپ قرآن کریم کی تلاوت کرتے یا بوستان اور سکندر نامہ پڑھتے تو گلی میں سے گذرنے والے کھڑے ہو جاتے آپ کی آواز میں ایسا جادو اور اثر تھا کہ ہر بوڑھا اور جوان۔ ہر عورت اور مرد سب ہی اس کی طرف کھنچے چلے آتے تھے۔ مکتب سے فارغ ہو کر آپ نے امریکن مشن سکول میں داخلہ لیا اور تھوڑے ہی دنوں میں آپ نے اپنی قابلیت۔ اعلیٰ اخلاق اور بلند کردار کے لحاظ سے سکول میں بلند مقام حاصل کر لیا

ابھی آپ نے مڈل تک بھی اپنا تعلیمی کورس پورا نہ کیا تھا کہ عربی اور فارسی میں عمدہ قابلیت کی وجہ سے سکول کے مینیجر نے آپ کو فارسی مدرس کے طور پر منتخب کر لیا اور جب تک آپ وہاں ملازم رہے آپ نے بطور مدرس اپنے فرائض کو نہایت عمدگی سے ادا کیا اور یہ مدرسی در اصل ان کمالات کا پیش خیمہ تھی جو بعد میں آپ سے ظاہر ہوئے

ایک روز سکول میں ایسا واقع ہوا کہ سکول کے ایک ٹیچر نے تعلیم کے اوقات میں قرآن کریم کی بے ادبی کی۔ آپ اس کی اس بد اخلاقی کو برداشت نہ کر سکے اور جوش میں آ کر اسے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

آپ کی اس غیرت ایمانی کی وجہ سے سکول کی انتظامیہ کی طرف سے آپ کو ملازمت سے فارغ کر دیا گیا۔ سکول سے فارغ ہو کر آپ نے ملازمت کا خیال ترک کر دیا اور ایک واعظ کی حیثیت اختیار کر لی۔

سیالکوٹ کا دھرم بازار آپ کی لیکچر گاہ تھا قدرت کی طرف سے آپ کی آواز میں دلکشی و دلربائی رکھی گئی تھی آپ کے کلام میں خاص اثر تھا۔ آپ جب تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تو ہر مذہب و قوم کے افراد آپ کی آواز سننے کے لئے کھڑے ہو جاتے گو آپ کی سکول کی تعلیم مڈل تک ہی تھی لیکن پرائیویٹ طور پر آپ نے فارسی عربی اور انگریزی زبانوں میں خاص مہارت حاصل کر لی تھی اور آپ ان زبانوں میں نہ صرف اہل زبان کی طرح کلام کرتے تھے بلکہ ان کے فصیح و بلیغ انشاء پرداز بھی تھے

جب آپ ایک فصیح البیان لیکچرار اور زبردست فلاسفر کی حیثیت سے پبلک میں جلوہ گر ہوئے۔ اور ہندو مسلمان اور عیسائی سب ہی آپ کی تقاریر سے متاثر ہونے لگے تو مشن میں ایک تہلکہ مچ گیا مشن نے آپ کو تقاریر سے ہٹانے کے لئے ملازمت میں دوبارہ لینے کا لالچ دیا لیکن تبلیغ اسلام کا جو جوش آپ کے اندر پیدا ہو گیا تھا اور مذہب کی محبت کی جو چنگاری آپ کے سینہ میں بھڑک اٹھی تھی وہ دبائی نہ جا سکی ویسے بھی آپ والدین کے اکلوتے فرزند تھے اور ضروریات زندگی کے لئے آپ کو ملازمت کی ضرورت نہ تھی۔

حضرت مولوی صاحب مجتہدانہ طبیعت کے مالک تھے آپ اندھا دھند تقلید کرنے والے نہیں تھے۔ آپ ہر چیز پر غور کرتے اور نکتہ چین نگاہ سے موازنہ کرتے پھر آپ اپنی تقاریر میں عام مقررین کی طرح دوسروں کی دل آزاری نہیں کرتے تھے بلکہ آپ جو کچھ کہتے ایک محقق کی حیثیت سے کہتے۔ سیالکوٹ میں بالعموم مقلدین اور غیر مقلدین کے مباحثات ہوتے تھے۔ ان مباحثات میں آپ غیر مقلدین کی طرف سے پرجوش حصہ لیتے

آپ کے مخالفین نے آپ سے انتقام لینے کی غرض سے مقامی حکام کے کان بھرنے شروع کر دئے اور آپ کو ایک باغی کی حیثیت سے پیش کیا جانے لگا حکام بہت پریشان تھے وہ ایک طرف تو آپ کے خاندان کی وفاداری اور حکومت سے ان کے تعلقات کو دیکھتے تھے اور دوسری طرف ان کے ہم مذہب علماء کی آپ کے خلاف شکایات تھیں بہر حال ڈپٹی کمشنر نے آپ کو بلایا اور آپ سے ان شکایات کا ذکر کیا جو اس کے پاس کی گئی تھیں۔ آپ نے قرآن کریم نکالا اور ہاتھ میں لے کر کہا اس کتاب کو ماننے والا غدار نہیں ہو سکتا پھر آپ نے ڈپٹی کمشنر کو قرآن کریم سے وہ احکام پڑھ کر سنائے جو ایک فرمانبردار شہری سے متعلق ہیں۔ ڈپٹی کمشنر بہت متاثر ہوا اور کہا آپ کبھی کبھی یہاں تشریف لایا کریں مجھے افسوس ہے کہ میں ابھی تک آپ جیسے بزرگ سے مل نہیں سکا تھا غرض آپ اس موقعہ پر اپنے مخالف مذہبی لیڈروں کے حملہ سے بچ گئے اور وعظ و نصیحت میں آپ اور زیادہ منہمک ہو گئے۔ آپ کا تدریس و تذکیر کا سلسلہ بہت وسیع تھا۔

جیسا کہ بتایا گیا ہے اس زمانہ میں ایک مذہبی جنگ جاری تھی نہ صرف مختلف مذاہب کے پیرو باہم مناظروں اور مباحثوں میں لگے ہوئے تھے بلکہ اسلام کے مختلف فرقے بھی اپنی باہمی مخالفت کو میدان مناظرہ تک لے آئے تھے اور حضرت مولوی صاحب غیر مقلدین کی طرف سے پرجوش حصہ لے رہے تھے اس مذہبی جنگ کے زمانہ میں آپ کے تعلقات حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے پیدا ہو گئے۔ ایک موقعہ پر آپ کے پاس کئی ماہ تک مقیم رہے حضرت مولوی صاحبؓ کی صحبت نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ پر اچھا اثر اور تحقیق کا دروازہ کھولدیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مربیانہ سلوک کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"میرے ایک مخلص دوست مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی جو نو تعلیمیافتہ جوان اور تربیت جدیدہ کے رنگ سے رنگین اور نازک خیال آدمی ہیں جن کے دل پر میرے محب صادق اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب کی مربیانہ اور استادانہ صحبت کا نہایت عمدہ بلکہ خارق عادت اثر پڑا ہے"۔

(ازالہ اوہام صہ ۷۹۳)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ پہلے اسلامی ہند کی سب سے بڑی تعلیمی تحریک علی گڑھ سکول آف تھاٹس کی طرف متوجہ ہوئے علی گڑھ میں جا کر اس کا مطالعہ کیا آپ جب یوروپ کے فلاسفروں اور سائنس دانوں کی طرف سے اسلام پر نئی روشنی میں نت نئے اعتراضات سنتے تو ان کے جوابات کے لئے آپ کی روح بے قرار ہو جاتی۔ علی گڑھ سکول آف تھاٹس کی طرف سے آپ کا میلان بھی اسی بیقراری کا نتیجہ تھا۔ اسلام کی محبت اور شیفتگی کا جو رنگ آپ پر چڑھ گیا تھا۔ اسی کی وجہ سے آپ اس حقیقی چشمہ کی طرف متوجہ ہو جائے جس کی تلاش آپ کے قلب میں تھی یعنی آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت اور بیعت کی طرف متوجہ ہو گئے۔ مارچ ۱۸۸۸ء میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی اور مارچ ۱۸۸۹ء میں آپ لدھیانہ میں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے گو آپ پہلے دن کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ لیکن تاہم آپ نے انہی دنوں میں بیعت کر لی تھی۔ رجسٹر بیعت میں آپ کا نام تینتالیسویں نمبر پر درج ہے اور ۳۱۳ صحابہ کبار کی جو فہرست ضمیمہ انجام آتھم میں درج کی گئی ہے اس میں آپ کا نام بارھویں نمبر پر ہے۔

(باقی)

قائدین خدام الاحمدیہ سال ۱۳۴۵ ہش کے بجٹ ارسال کریں

ہمارے سال رواں کو شروع ہوئے چھ ماہ گذر رہے ہیں مگر ابھی تک کافی مجالس ایسی ہیں جن کی طرف سے سال رواں کے بجٹ ابھی تک موصول نہیں ہوئے۔ لہٰذا تمام ایسے قائدین سے گذارش ہے کہ براہ مہربانی اپنا اولین فرصت میں سال ۱۳۴۵ ہش کے بجٹ مرکز کو ارسال فرما دیں۔

مہتمم مال

خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

قائدین خدام الاحمدیہ فوری توجہ کریں

ہمارے سال کا چھٹا ماہ گذر رہا ہے تمام قائدین کوشش کریں کہ اس ماہ کے آخر تک اپنے کل بجٹ کا ۱/۲ حصہ ضرور بہ ضرور وصول کر کے مرکز کو ارسال فرمادیں۔ سالانہ اجتماع اور تعمیر ہال کی وصولی بھی تدریجی بجٹ کے مطابق کرنے کی کوشش کریں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب اور نامزدگی

مجلس شوریٰ نے خدام الاحمدیہ سال ۱۳۴۹ ہش میں فیصلہ ہوا تھا کہ:-

(الف) خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب اور نامزدگی کے لئے قرآن کریم ناظرہ کو معیار قرار دیا جائے۔

(ب) شہری مجالس میں اس معیار کا اطلاق فوراً ہو۔

(ج) دیہاتی مجالس میں اس معیار کا اطلاق تین سال بعد ہو

(د) تین سال بعد شہری مجالس کے عہدیداران کے تقرر کے لئے کم از کم معیار ترجمہ قرآن کریم کا جاننا ہو۔

(ہ) دیہاتی مجالس پر اس معیار کا اطلاق ۱۳۵۲-۵۳ ہش سے ہوگا۔ نیز اسی سال سے شہری مجالس کے عہدیداران کے لئے ترجمہ قرآن کریم جاننا ہوگا۔

چونکہ قائدین مجالس کے انتخاب برائے سال ۱۳۵۱-۵۲ ہش اسی سال ہو رہے ہیں اس لئے جملہ قائدین مجالس ابھی سے ان قواعد کے مطابق تیاری شروع کریں تاکہ انتخاب کے وقت سہولت ہو۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اساتذہ کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول کھاریاں کے لئے مخلص اور محنتی بی۔ اے۔ بی ایس سی۔ سی ٹی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں اپنے کوائف کے ساتھ ہیڈماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کھاریاں کے نام ارسال فرما کر ممنون فرمادیں۔

(چوہدری عبدالمالک شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کھاریاں)

دورہ انسپکٹر صاحب وصایا

محمد صادق صاحب بٹ انسپکٹر وصایا مندرجہ ذیل جماعتوں کا دورہ کر رہے ہیں لہذا متعلقہ جماعتوں کے عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ ان سے تعاون فرمادیں

۱	گوجرانوالہ	۸	راولپنڈی
۲	تلونڈی راہوالی	۹	راولپنڈی
۳	گکھڑ منڈی	۱۰	اسلام آباد
۴	وزیرآباد	۱۱	واہ کینٹ
۵	گجرات	۱۲	پشاور
۶	کھاریاں	۱۳	بازید خیل
۷	سرائے عالمگیر	۱۴	چارسدہ
		۱۵	مردان

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

معلمین کا ہاتھ بٹا کر سعادت دارین حاصل کریں

احباب جانتے ہیں کہ وقف جدید کے ماتحت ۱۰۰ معلمین مغربی اور مشرقی پاکستان میں کام کر رہے ہیں۔ یہ معلمین نہایت معمولی گزارہ کے ساتھ قرآن کریم پڑھانے کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور اس امید پر کام کر رہے ہیں کہ احباب جماعت ان کی قلبی اور مالی امداد استقلال کے ساتھ کرتے رہیں گے۔

اگر ہم صرف ایک دفعہ ان کی کچھ مدد کر کے پیچھے ہٹ جاویں۔ تو آپ فرمائیں کہ غلبہ اسلام کا کام جو بے حد استقلال چاہتا ہے کیسے پورا ہوگا۔ پس ضرورت ہے کہ دعا اور مال کے ذریعہ ان کی امداد کا تسلسل مستقل مزاجی کے ساتھ جاری رکھا جائے اور اس میں کسی قیمت پر بھی آنچ نہ آنے دیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت مالی

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے لئے ایک ٹرینڈ مالی کی ضرورت ہے۔ ربوہ میں رہائش کے خواہشمند اپنے امیر جماعت یا صدر کی سفارش کے ساتھ درخواست بنام مینجر صاحب نصرت گرلز ہائی سکول بھجوادیں۔ تنخواہ حسب قابلیت۔ رہائش کے لئے مکان بلا کرایہ احاطہ سکول میں (مینجر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

پتہ درکار ہے

اگر کسی صاحب کو مکرم محمد عمر صاحب حوالدار (کوارٹر ماسٹر) سی ایم ایچ میرپور آزاد کشمیر) کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو براہ کرم نظارت ہذا کو جلد از جلد مطلع کر کے ممنون فرمائیں یا حوالدار صاحب موصوف خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے آگاہ فرمائیں

(ناظر بیت المال خرچ ربوہ)

ضروری اعلان

محلہ دارالنصر اور محلہ دارالعلوم ربوہ میں چند ایک پلاٹس (رقبہ ۱۰ مرلے تا ایک کنال) برائے تقسیم موجود ہیں۔

جن کی الاٹمنٹ ۸ بجے صبح بروز اتوار بتاریخ ۱۷-۵-۹ دفتر آبادی میں ہوگی۔ قطعات حاصل کرنے کے لئے بعض احباب کی درخواستیں دفتر آبادی میں محفوظ ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر الاٹمنٹ حاصل کر لیں قیمت اسی وقت نقد ادا کرنا ضروری ہے۔

(سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

درخواست ہائے دعا

میرے چچا صاحب حکیم ظفر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ گوالمنڈی کی دونوں آنکھوں کا اپریشن مکرم محترم ڈاکٹر محمد دین صاحب آف دہاڑی نے کیا ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ حکیم صاحب موصوف کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے

(ولی الرحمان قدیم دارالنصر غربی ربوہ)

۲ میری بھانجی عزیزہ امۃ الکریم ثانی سلمہا اللہ تعالیٰ بازو کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل شفاء عطا فرمائے

(سعیدہ نساء میر احمد اشرف ربوہ)

میں کوئی چھ ماہ سے شدید بیمار چلا آرہا ہوں۔ نیز کئی پریشانیاں لاحق ہیں احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور میری تمام پریشانیوں کو دور فرمائے۔

(عبدالقیوم لاہور)

۲ امسال میرا لڑکا عبدالحی میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے نیز میری بچی امۃ الباسط

۳ سکینہ بشریٰ کا امتحان دے رہی ہے احباب نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرماویں (عبدالحفیظ ڈسپنسر ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فیصدی ادائیگی کرنے والوں کی فہرست

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

قسط نمبر ۳

۶۹	مکرمہ حسن آرا صاحبہ اہلیہ میجر منیر احمد صاحب مع بچگان سیالکوٹ	۵۰۱	روپے
۷۰	مکرم محمد اسحٰق صاحب ڈرک ولد محمد اسماعیل صاحب "	۵۰۰	روپے
۷۱	محترمہ غلام فاطمہ اہلیہ محمد اسحٰق صاحب ڈرک سیالکوٹ	۵۰۰	روپے
۷۲	" نصرت محمودہ بیگم چوہدری عبدالمجید صاحب پورن نگر	۵۰۰	روپے
۷۳	مکرم چوہدری فقیر اللہ صاحب پٹواری گھٹیالیاں	۵۰۱	روپے
۷۴	" خواجہ قدرت اللہ صاحب بدوملہی	۵۰۰	روپے
۷۵	" چوہدری ہدایت اللہ صاحب "	۵۰۰	روپے
۷۶	" شاہنواز صاحب رابڑہ	۵۰۰	روپے
۷۷	" میاں محمد رمضان صاحب نہری لوپر	۵۰۰	روپے
۷۸	" منیر احمد صاحب منجانب چوہدری رحمت خان صاحب	۵۰۰	روپے
۷۹	" غلام رسول صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول کھاریاں	۵۰۰	روپے
۸۰	" چوہدری عبدالباسط صاحب کھاریاں	۵۰۰	روپے
۸۱	" رحمت اللہ صاحب بٹ سٹور کیپر شوگر مل منڈی بہاؤالدین	۵۰۰	روپے
۸۲	" مرزا محمد احمد صاحب منڈی بہاؤالدین	۵۰۰	روپے
۸۳	" عبدالکریم صاحب نمبردار حسنے کنجاہ	۵۰۰	روپے
۸۴	" پیر حمید عالم صاحب سجاد تولیکی بواسطہ کنجاہ	۵۲۵	روپے
۸۵	" چوہدری عبدالخالق صاحب چک سکندر گجرات	۵۰۰	روپے
۸۶	" میجر عبدالسمیع صاحب جہلم	۵۰۰	روپے
۸۷	" ملک محمد افضل خان صاحب محمود آباد	۵۰۰	روپے
۸۸	" صوبیدار عبدالرزاق صاحب شمالی محلہ جہلم	۵۰۰	روپے
۸۹	محترمہ اہلیہ صاحبہ کرنل ڈاکٹر محمد یوسف صاحب جہلم ملک کالونی	۵۰۰	روپے
۹۰	مکرم محمود احمد صاحب ناصر راولپنڈی	۵۰۰	روپے
۹۱	محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالوحید صاحب فضل آباد راولپنڈی	۱،۰۰۰	روپے
۹۲	مکرم محمد نواز صاحب سید پوری گیٹ راولپنڈی	۱،۱۱۰	روپے
۹۳	محترمہ بشریٰ شوکت صاحبہ منجانب والدہ صاحبہ و امۃ الحمید صاحبہ مرحومہ "	۵۰۰	روپے
۹۴	مکرم شیخ عبدالرشید صاحب فضل آباد راولپنڈی	۵۰۰	روپے
۹۵	" ماسٹر عبدالکریم صاحب رازی مسجد راولپنڈی	۱،۰۰۰	روپے
۹۶	" بریگیڈیئر این اے شاہ صاحب اردو منزل راولپنڈی	۵۰۳	روپے
۹۷	" سید بشیر احمد صاحب سیٹلائٹ "	۵۰۰	روپے
۹۸	" چوہدری رحمت علی خان صاحب "	۵۰۰	روپے
۹۹	" نعمت علی خان صاحب چاہ بھاگو والہ ملتان حال "	۱۰۰۰	روپے
۱۰۰	" عنایت اللہ صاحب بھٹی "	۵۰۰	روپے
۱۰۱	" چوہدری بشیر احمد صاحب ساہی اسلام آباد	۵۰۵	روپے
۱۰۲	محترمہ اہلیہ صاحبہ خواجہ حمید اللہ صاحب ڈار "	۵۰۰	روپے
۱۰۳	مکرم کیپٹن حبیب اللہ بنگش صاحب لارنس کالج مری "	۵۰۰	روپے
۱۰۴	" خواص خان صاحب پشاور کینٹ	۵۰۰	روپے
۱۰۵	" چوہدری ڈاکٹر غلام اللہ صاحب پشاور کینٹ	۵۵۵	روپے
۱۰۶	محترمہ آصفہ بیگم صاحبہ اہلیہ کرنل مبشر احمد صاحب "	۵۰۰	روپے
۱۰۷	مکرم محمد امین صاحب مع اہلیہ صاحبہ پاراچنار	۵۰۰	روپے
۱۰۸	محترمہ شمیم لطیف صاحبہ پشاور	۵۰۰	روپے
۱۰۹	" سیدہ صبیحہ بیگم صاحبہ منجانب سید ولی اللہ شاہ صاحب "	۵۰۰	روپے
۱۱۰	" " منجانب ڈاکٹر سید حبیب اللہ شاہ صاحب "	۵۰۰	روپے

(باقی)

برائے فروخت

ایک سٹون کرشر (سنڈیکیٹر) تقریباً چالو حالت میں بجلی سے چلنے والا سرگودھا روڈ ربوہ پر واقع ہے۔ خواہشمند احباب چوہدری فضل الدین آف خورشید کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ سے رجوع فرمادیں۔

(کرنل سید طالب حسین ریٹائرڈ)

ایگرو سلف کیمیاوی کھاد
کھیتیاں سرسبز فصلیں آباد

پیداوار میں اضافہ ہماری زرعی معیشت کا اہم تقاضا ہے

ایگرو سلف کھاد

داؤدخیل میں تیار کی جاتی ہے جو گندم کپاس، تمباکو، گنے، چاول اور مکئی کی فصلوں کے لئے بے حد مفید ہے

فصلوں کی پیداوار میں اضافے سے آپ بھی خوشحال آپ کا ملک بھی خوشحال

پاک امریکن کھاد فیکٹری - داؤدخیل - میانوالی - (پنجاب)
مغربی پاکستان صنعتی ترقی کارپوریشن کا ایک ادارہ

INF/KRY-438

ایک دلچسپ مذاکرہ کا انعقاد

شعبہ اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ کراچی و مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی طرف سے ایک دلچسپ مجلس مذاکرہ علمیہ مورخہ ۱۰ اپریل بروز ہفتہ ۴½ بجے شام احمدیہ ہال کی گیلری میں منعقد ہوئی۔ محفل مذاکرہ سے قبل غیر از جماعت معززین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ اس مجلس کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ گفتگو کا موضوع "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" مقرر کیا گیا تھا۔ ٹھیک ۵ بجے محترم میجر شمیم احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے مذاکرہ کا آغاز ہوا اس کے بعد صاحب صدر نے محترم مولانا صاحب کا تعارف کرایا۔ اس مختصر تعارف کے بعد جناب مولانا صاحب نے تقریباً نصف گھنٹہ تقریر فرمائی۔ تقریر کے بعد سلسلہ سوالات شروع ہوا۔ جو ۱½ گھنٹہ جاری رہا۔ مسئلہ کفر و اسلام، ختم نبوت، صداقت مسیح موعودؑ۔ بحث کا موضوع تھے۔ تمام سوالات کے نہایت مدلل جوابات جناب مولانا صاحب نے قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں دیئے۔ مغرب کی نماز کے وقت یہ محفل بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ غیر از جماعت معززین کی ایک بڑی تعداد نے اس میں شرکت کی۔

(ناظم اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم میں مشرکوں کے معبودوں کیلئے چار الفاظ استعمال ہوئے ہیں

مشرکوں کے معبودوں کے یہ چاروں نام چار قسم کے شرکوں پر دلالت کرتے ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم میں مشرکوں کے معبودوں کے چار الفاظ استعمال کئے گئے ہیں (۱) نِدّ (۲) شریک (۳) اِلٰہ (۴) ربّ اور یہ چاروں نام چار قسم کے شرکوں پر دلالت کرتے ہیں۔ نِدّ شریک فی الجوہر کو کہتے ہیں یعنی ایسی ہستی کو جس کی محض عبادت ہی مدّنظر نہ ہو بلکہ جیسے خدا تعالےٰ کی ذات ہے ویسے ہی اس چیز کو از روئے ذات سمجھا جائے اور شریک وہ ہے جسے کاموں میں شریک باری تعالےٰ قرار دیا جائے خواہ بعض صفات میں یا کل صفات میں۔ خواہ اس کی عبادت کی جائے یا نہ کی جائے اور اِلٰہ یعنی معبود کا لفظ جب خدا تعالےٰ مشرکوں کی نسبت استعمال کرے تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ جن کی تم عبادت کرتے۔ یہ لفظ بھی نِدّ سے وسیع ہے کیونکہ عام طور پر وہ بھی الٰہ قرار دیئے جاتے ہیں جو خدا تعالےٰ کے شریک فی الجوہر تسلیم نہیں کئے جاتے۔ جیسے ہندوؤں وغیرہ کے دیوتا ہیں۔ اور ربّ ان ہستیوں کو کہا جاتا ہے جن کی ہر ایک بات بلاتمیز خیر و شر مان لی جائے۔ بغیر اس کے کہ لوگ ان کی عبادت کریں یا انہیں خدا تعالےٰ کی صفات میں شریک قرار دیں۔ ان چاروں قسم کے شرکوں کی مثالیں بھی دنیا میں پائی جاتی ہیں۔ نِدّ قرار دینے والی وہ مسیحی اقوام ہیں جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا قرار دیتی ہیں یا وہ انہیں صفات الوہیت کی وجہ سے خدا قرار نہیں دیتیں بلکہ اس وجہ سے خدا قرار دیتی ہیں کہ ان کے نزدیک وہ ازلی ابدی ہیں۔ یعنی وہ انہیں شریک فی الجوہر ہونے کے لحاظ سے خدا مانتی ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ خدائی کی وہ تمام صفات جو ذات کے لحاظ سے خدا تعالےٰ میں موجود ہونی ضروری ہیں ان میں بھی پائی جاتی ہیں یا جیسے پارسی لوگ دو الگ الگ خداؤں کے قائل ہیں یزدان کو وہ روشنی کا خدا سمجھتے ہیں اور اہرمن کو تاریکی کا خدا قرار دیتے اس کے مقابلہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو بعض ہستیوں کو صرف شریک قرار دیتے ہیں یعنی بعض کاموں پر انہیں متصرف تو تسلیم کرتے ہیں لیکن ان کی پرستش نہیں کرتے گویا انہیں صرف شریک فی الصفات مانتے ہیں جیسا کہ عرب کے لوگ تھے وہ جنات وغیرہ کو حکم اور تصرف میں تو خدا تعالےٰ کا شریک قرار دیتے تھے مگر انہیں معبود یا رب یا نِدّ خیال نہیں کرتے تھے صرف ان کا یہ اعتقاد تھا کہ فلاں وادی میں جسے وہ سید الوادی قرار دیتے تھے جن متصرف ہے اور وہ اس میں آتا جاتا ہے وہ اس کا ادب بھی کرتے تھے اور خدا تعالےٰ کی طرح اس سے ڈرتے بھی تھے لیکن اس کی عبادت نہیں کرتے تھے۔

اِلٰہ یعنی معبود کا لفظ نِدّ سے وسیع ہے۔ چنانچہ کئی لوگ ایسے ہیں جو بعض ہستیوں کو معبود تو سمجھتے ہیں اور اُن کی عبادت بھی کرتے ہیں مگر انہیں خدا تعالےٰ کا شریک فی الجوہر تسلیم نہیں کرتے۔ جیسے ہندو اپنے دیوتاؤں کی عبادت کرتے ہیں مگر اُن کو متصرف یا شریک فی الجوہر قرار نہیں دیتے اسی طرح اُن میں ماں باپ کی عبادت بھی پائی جاتی ہے مگر ان کو شریک یا ربّ یا نِدّ نہیں سمجھا جاتا۔

چوتھا نام ربّ ہے اور گو اس کے اصل معنے پیدا کر کے کمال تک پہنچانے والے کے ہیں۔ مگر اصطلاح مذاہب میں ہر ایک مربی اور سردار کے لئے یہ لفظ بولا جاتا ہے اور اس سے ایسے لوگ مراد ہوتے ہیں جن کی ہر ایک بات بلاتمیز خیر و شر مان لی جائے۔ جیسے گم گشتہ اقوام میں پیروں فقیروں کے متعلق اعتقاد رکھا جاتا ہے اسلام اجتہادی مسائل میں دوسروں کی اطاعت جائز قرار دیتا ہے لیکن جس شخص کی خدا اور انبیاء کے حکم کے خلاف نصوص صریحہ میں اطاعت کی جائے وہ گویا ربّ سمجھا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ (توبہ ۳۱)

یعنی یہود نے اپنے احبار اور راہبوں کو خدا کے سوا اپنا رب بنا لیا ہے۔"

(تفسیر کبیر ۳۲۴ و ۳۲۵)

سعید روحیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشارت دیتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء (تذکرہ)

یعنی اللہ تعالےٰ سعید روحوں کے دل میں الہام کرے گا جو ہمیشہ حضور کی آمد کے مشن یعنی اعلائے کلمۃ اللہ اور دنیا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت قائم کرنے اور اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے ہر قسم کی مدد کے لئے کمربستہ رہیں گی۔ یہ سعید روحیں دنیا میں ہوتے ہوئے دنیا میں نہیں ہوتیں اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی ضروریات کو خدا کے سپرد کرتے ہوئے خدا کے منشاء کے مطابق اور اس کے فضل سے اپنا سب کچھ قربان کر کے اس راہ میں پیش کر دیتی ہیں۔ ان کے ایثار و قربانی اور فدائیت کے اس جذبے کو دیکھ کر دنیا محو حیرت ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اللہ تعالےٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے انہیں عظیم الشان کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے۔

ان خوش بخت فدائیوں کو اپنی اس سعادت پر اللہ تعالےٰ کا ہمیشہ شکر ادا کرنا چاہیئے۔ جنہیں محض اپنے فضل سے اللہ تعالےٰ نے اس خوش بخت گروہ میں شامل ہونے کی سعادت عطا فرمائی ہے اور یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے ان کی اولادوں کو بھی ہمیشہ اسی رنگ میں رنگین اور اسی نعمت سے مالا مال کرے آمین۔

(ناظر بیت المال آمد)

دل کے امراض کی ریسرچ ٹیم ۲۴ اپریل کو ربوہ آ رہی ہے

کراچی سے دل کے امراض کی ریسرچ ٹیم انشاء اللہ ۲۴ اپریل کو ربوہ آ رہی ہے ٹیم تین چار دن ربوہ میں قیام کرے گی۔ تمام احباب جو پہلے دکھا چکے ہیں ان کا اس دفعہ دوبارہ معائنہ اور ای۔ سی۔ جی کیا جائے گا۔ ٹیم کے اوقات کار صبح ۸ بجے سے ایک بجے بعد دوپہر اور ڈھائی بجے بعد دوپہر سے چھ بجے شام تک ہوں گے۔ اس دفعہ ہر مریض سے خون کا ٹیسٹ نہیں لیا جائے گا۔ بلکہ صرف چند خاص افراد کا جن کا ضروری سمجھا جائے گا خون کا معائنہ بھی کیا جائیگا تمام احباب سے درخواست ہے کہ مقررہ اوقات پر فضل عمر ہسپتال میں تشریف لا کر اور معائنہ کروا کر ممنون فرمائیں۔

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی ایم آر سی پی)

ولادت

مورخہ ۱۳ ماہ امان مطابق ۱۳ مارچ ۱۹۷۱ء کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے عزیزم عبداللطیف صاحب [illegible] ابن محترم مولوی عبدالحلیم صاحب گنج مغلپورہ لاہور کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے نومولودہ برادرم خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی کی نواسی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

سلطان احمد پیر کوٹی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴